Presented by: Rana Jabir Abbas

گلہائے مودّت

نتیجۂ فکر

مولانا السیّد منظور حسین نقوی اعلی اللہ مقامہ

علی پور (ضلع مظفرگڑھ)

ناشر

افتخار بکڈپو رجسٹرڈ

لاہور ۱

مکتبہ علویہ اسلام پورہ
مرکز تبرکات و تحائف
H-37/2 امام بارگاہ رضویہ سوسائٹی
ناظم آباد کراچی 6686907

قیمت ۱۰/- روپے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تحفۃ العوام مقبول جدید

مرتبہ عالیجناب مولانا سید منظور حسین صاحب نقوی

جلی کتابت سفید کاغذ

زینت العابدین

ترتیب: عالیجناب مولانا سید منظور حسین صاحب نقوی

سنتی نمازوں کا مجموعہ۔ لکھائی چھپائی عمدہ

آداب الحرمین

مؤلفہ و مترجمہ عالیجناب مولانا الحاج سید منظور حسین صاحب نقوی

حج و زیارات پر سب سے زیادہ مدلل کتاب

ادعیہ خمسہ

مع اردو ترجمہ فرمودہ مولائے کائنات حلال مشکلات امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

ملنے کا پتہ: افتخار بکڈپو رجسٹرڈ۔ اسلام پورہ۔ لاہور

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعارف

نوشتہ الحاج پروفیسر سیّد کوثر حسین صاحب کوثر عابدی پانی پتی
ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی علیگ - لاہور

تقدس مآب الحاج مولانا مولوی سیّد منظور حسین صاحب دام مجدہٗ اپنی اعلیٰ تصانیف اور دینی و مذہبی خدمات کی بدولت ملک و ملت میں فی زماننا ایک معروف شخصیت ہیں۔ مسائل و مناسک حج و زیارات پر اُن کی جامع کتاب، زائرین و حجّاج میں بہت مقبول ہے اور اُن کی تحفۃ العوام تو ایک عرصہ سے تقریباً تمام شیعہ گھرانوں میں رائج ہے۔ مولانا نے عربی و فارسی کی نایاب اور ضخیم و اَدق کتابوں سے مصدقہ ادعیہ ماثورہ اور وظائف و اَوراد چھانٹ کر تعقیبات پر مشتمل کتابیں اور چھوٹے بڑے کتابچے تیار کر دیئے ہیں جن کی قدر و قیمت کچھ وہی مومنین جانتے ہیں جو اُن سے استفادہ کر رہے ہیں۔

مولانا موصوف فقہ جعفریہ پر عبور کامل رکھتے ہیں اور دینی ضروریات اور عبادات سے متعلق جملہ مسائل و مشکلات پر اُن کی گہری نظر ہے۔ امام جمعہ و جماعت کی حیثیت سے تجربہ رسیدہ ہے۔ آپ کے مکارم اخلاق اور فیوض و برکات میں اُس شاعری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا بھی کچھ حصہ ہے جو اُفتادِ مزاج کے مطابق صرف دینی و مذہبی ہی ہو سکتی تھی انھوں نے مؤثر مناجاتیں اور منقبتیں لکھی ہیں جو مومنین کے اوراد و وظائف کا درجہ حاصل کر چکی ہیں۔ مومنین انھیں پڑھتے ہیں، سکونِ قلب حاصل کرتے ہیں اور حصولِ مراد کے لئے مجرّب سمجھتے ہیں۔ مجھے بھی مولانا کے متعدد منظومات پڑھنے اور سُننے کا موقع ملا۔ یہ اشعار اکثر و بیشتر کلامِ خدا یا احادیثِ ائمۂ ہُدیٰ کے ترجمے ہیں جو مصنف کے خلوصِ نیت اور جذبۂ عبودیت کی بدولت خاطر خواہ تاثیر سے معمور ہیں۔ ان اشعار کی سادگی، برجستگی اور بیساختگی خود اپنی جگہ ایک خوبی ہے۔

اس پیرانہ سالی (عمر ۸۰ سال) میں بھی وہ بفضل ایزدی جواں ہمت نظر آتے ہیں اور تصنیف و تالیف میں برابر مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ بتصدقِ محمد و آلِ محمد دائم و قائم رکھے۔ آمین۔

سید کوثر حسین کوثر پانی پتی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حرفِ آغاز

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ
سیدنا محمدٍ خاتم النبیین وآلہ الطاہرین المعصومین۔

اہلِ اسلام کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ حقیر نہ شاعر ہے اور نہ کبھی شاعر ہونے کا دعویٰ کیا۔ البتہ محمد و آل محمد علیہم السلام کی مدح و ثنا میں عقیدتمندانہ انداز میں گاہے گاہے منقبت و سلام وغیرہ کی صورت میں نظمیں لکھتا رہا ہوں۔ نثر کی بجائے نظم میں اپنے جذباتِ عقیدت کو پیش کیا اور بارہا عزاخانوں اور دینی اداروں میں پڑھ کر سنایا جو سب نے سراہا۔

اب ایک مختصر مجموعہ پیش کر رہا ہوں جس میں تین منظور و مقبول مناجاتیں اور چند ایمان افروز منظومات ہیں۔ چونکہ یہ مناجاتیں دل کی گہرائیوں سے نکلی ہیں۔ لہٰذا اگر تضرع و زاری کے ساتھ باوضو اور روبقبلہ ہو کر پڑھی جائیں تو انشاء اللہ سریع التاثیر ثابت ہوں گی۔

میں ممنون و شکر گزار ہوں جناب محترم خلوص مجسم پروفیسر الحاج سید کوثر حسین صاحب کوثر عابدی پانی پتی ایم اے۔ بی ٹی (علیگ) اسلام پورہ لاہور کا کہ جنہوں نے میری درخواست پر مجموعہ مذکور کو بغور ملاحظہ فرمایا اور جہاں جہاں شاعرانہ اسقام تھے اُن سب کی درستی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وتصحیح فرمادی۔ خدا ان کو اجرِ جمیل عطا فرمائے ان کو صحت و تندرستی کے ساتھ زندہ و سلامت اور جمیع آفات و بلیات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے۔

آخر میں بارگاہِ رب العزت میں دعا کرتا ہوں کہ صحت و تندرستی اور عزت و آبرو کے ساتھ میری بقیہ زندگی بسر ہو اور محبت و مذہب اہلبیت علیہم السلام میں خاتمہ بالخیر ہو۔ وما توفیقی الا باللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مکرر آنکہ جو منظومات جناب پروفیسر کوثر صاحب بوجہ علالتِ طبع دیکھ نہیں سکے انہیں میری استدعا پر محترم شاعرِ اہلبیتؑ ماسٹر سید راحت حسین نقوی نے ملاحظہ فرمایا۔ میں نقوی صاحب کا متشکر و ممنونِ احسان ہوں۔

احقر الکونین سید منظور حسین عفی عنہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ مجرّب مُناجات

یہ مناجات ایک مجرب عمل ہے جو صرف بارہ روز کا ہے۔ نماز صبح کے بعد رو بقبلہ پڑھیں۔ اوّل و آخر درود شریف پانچ مرتبہ۔ انشاءاللہ دعا قبول ہوگی اور حاجت بر آئے گی۔

اے واھبِ عطا و کرم ربِّ ذوالجلال — تیری ہی ذات پاک ہے بے مثل و بے مثال
بے انتہا ہیں نعمتیں جن کو نہیں زوال — میں عجز و انکسار سے کرتا ہوں یہ سوال

یا غافر الذنوب گُنہ بخش دیجیو
یا ستار العیوب ستر پوشی کیجیو

یارب برائے سیّدِ سردار انبیا — ختمِ رسل حبیبِ خدا۔ نورِ کبریا
ہم عاصیوں کو حشر میں جن کا ہے آسرا — صدقے میں اُن کے جلد بر آئے یہ مدّعا

یا غافر الذنوب گُنہ بخش دیجیو
یا ستار العیوب ستر پوشی کیجیو

مولا علیؑ کا واسطہ اے ربِّ پاک ذات — مشہور ہیں جہاں میں جو حلّالِ مشکلات
طالب مدد کا جن سے ہے ہر ایک ذی حیات — اُن کے طفیل میری سماعت ہو عرضداشت

یا غافر الذنوب گُنہ بخش دیجیو
یا ستار العیوب ستر پوشی کیجیو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُمّ الائمہ فاطمہ زہراءؑ کا واسطہ — زوجہ علیؑ کی دخترِ پیغمبرِ خُدا
فخرِ جنابِ مریمؑ و حوّا و آسیا — یارب قبول جلد مری ہو یہ التجا
یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

یارب بپئے امام حسنؑ سبطِ مصطفےٰ — جن کے لقب ہیں سیدِ مسموم و مجتبےٰ
زہراءؑ کا نورِ عین ہے فرزندِ مرتضےٰ — ممکن نہیں ہے جن کے فضائل کی انتہا
یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

سبطِ نبیؐ امام ہُدیٰ شاہِ مشرقین — زہراؑ کا لختِ دل ہے علیؑ کا ہے نورِ عین
وہ جن کے غم میں سارے جہاں میں ہے شور و شین — یارب نہ کوئی غم ہو مجھے جز غمِ حسینؑ
یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

یارب بحق حضرت زین العبا امام — دُنیا و آخرت میں مجھے رکھیو نیک نام
یارب بحقِ حضرت باقرؑ فلک مقام — کر غیب سے حصولِ مقاصد کا اہتمام
یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

صدقہ امام جعفرؑ صادق کا اے خدا — پورا ہو جلد جو کہ ہے بندے کا مدعا
حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کا واسطہ — بر آئیں مری حاجتیں مقبول ہو دُعا
یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یاساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

سلطان دیں امامِ رضا شاہِ انس و جاں — مشہد کی سرزمیں پہ ہیں جو عرش آشیاں
صدقے میں اُن کے دے مجھے حسناتِ دو جہاں — ممتاز علم و فضل میں ہو میرا خاندان

یا غافر الذّنوب گنہ بخش دیجیو

یاساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

بہرِ تقی امامِ شہ شاہِ اتقیا — مجھ کو لباسِ تقویٰ عطا ہو مرے خدا
پھٹکے نہ پاس کبر و نفاق و ریا ذرا — شیطاں کے وسوسوں سے رہوں دور میں سدا

یا غافر الذّنوب گنہ بخش دیجیو

یاساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

حضرت علیؑ نقی جو ہیں عالم کے پیشوا — اور حضرت حسنؑ کہ جنہیں عسکری کہا
صدقے میں میرے بخش دے یارب مری خطا — دُنیا و دیں میں آبرو میری رہے خدا

یا غافر الذّنوب گنہ بخش دیجیو

یاساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

یارب بحقِ مہدیٔ دیں حجتِ خدا — وہ جن کے دم قدم سے زمانہ کی ہے بقا
ٹھہرے ہیں حکمِ حق سے جو عیسیٰؑ کے مقتدا — مولا انہی کا واسطہ منظور ہو دُعا

یا غافر الذّنوب گنہ بخش دیجیو

یاساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۔ مقبول مُناجات

اِلٰہی میں بے حد گنہگار ہوں   خطاؤں پہ اپنی نگوں سار ہوں
اگرچہ سزا کا سزاوار ہوں   میں رحمت کا تیری طلبگار ہوں
الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

میں بدحال ہوں ان دنوں اے خدا   اگرچہ رہا وقفِ حرص و ہوا
مگر میں ہوں اب اور دستِ دُعا   شماتت سے اعدا کی مجھ کو بچا
الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

اے خلاقِ عالم غفور و رحیم   نہیں کوئی تیرا شریک و سہیم
تو ہے مالکِ خلد و نارِ جحیم   ہو مجھ پر کرم کی نظر اے کریم
الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

یہ بندے کی ہے عرض اے کبریا   کہ وہ شخص جس نے مجھے دکھ دیا
تو مجھ سے بہتر اُسے جانتا   ملے جو مناسب ہے اُس کو سزا
الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ ہے دوسری عرض ربِ جلیل — کہ رکھ میرے اعدا کو خوار و ذلیل
طبیعت رہے اُن کی ہر دم علیل — شفا کی نہ حاصل ہو کوئی سبیل

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی میں بے حد پریشان ہوں — خطاؤں پہ اپنی پشیمان ہوں
میں کمزور سا ایک انسان ہوں — میں دانا نہیں بلکہ نادان ہوں

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی مجھے عزّ و توقیر دے — میں جو کچھ کہوں اُس میں تاثیر دے
نہ کچھ مال و زر دے نہ جاگیر دے — مجھے دے تو اب حبِ شبیرؑ دے

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

پڑا ہوں میں جب بسترِ مرگ پر — ہو طاری ہر اک سمت خوف و خطر
جو ہو جائے مولا علیؑ کا گذر — تو آسان ہو آخرت کا سفر

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی بحقِ محمدؐ رسول — بحقِ جنابِ علیؑ و بتولؑ
دعا اس گنہگار کی ہو قبول — یہ منظور ہے ان دنوں دل ملول

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی بحقِ حسنؑ مجتبےٰ فضائل کی جن کے نہیں انتہا
بحقِ حسینِؑ شہِ کربلا جنہوں نے کیا زندہ دینِ خدا
الٰہی بحق بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

بہ سجّادؑ بیمار زین العبا بہ باقرؑ بہ جعفرؑ بہ موسیٰؑ رضاؑ
بحقِ تقیؑ و نقیؑ اوصیا بحق حسن عسکری مقتدا
الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی بحقِ امامِؑ زمن جو ہیں حجتِ خالقِ ذوالمنن
نہ باقی رہیں میرے رنج و محن ستائے نہ مجھ کو یہ دورِ فتن
الٰہی بحق بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

خدا کے غضب سے میں ڈرتا رہوں گناہوں سے ہر وقت بچتا رہوں
جو ہیں نیک اعمال کرتا رہوں میں دم حب حیدرؑ کا بھرتا رہوں
الٰہی بحق بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی ترا خوف دل میں رہے مجھے توبہ کرنے کی توفیق دے
مصائب بہت سے ہیں میں نے سہے سکوں اب تو حاصل ہو یارب مجھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

مظالم میں اعدا کے کب تک سہوں — الٰہی سوا تیرے کس سے کہوں
فقط ایک تجھ سے گذارش کروں — کہ توبہ پہ تا زیست قائم رہوں

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

یہ بندے کی ہے آخری التجا — عداوت سے دشمن کی مجھ کو بچا
تسلط نہ ہو مجھ پہ شیطان کا — رہوں سیدھے رستے پہ قائم سدا

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پہ خاتمہ

رہوں زندہ بر دینِ آلِ عبا — جو موت آئے ہو دل میں اُن کی ولا
رہے ہر گھڑی لب پہ ذکرِ خدا — کہ ہو مطمئن دل خدایا مرا

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پہ خاتمہ

قطعہ

خدائے پاک و غنی کے سہارے جیتا ہوں — عطا و فیضِ نبیؐ کے سہارے جیتا ہوں
گناہگار ہوں نادم ہوں اور پریشاں ہوں — ولائے مولا علیؑ کے سہارے جیتا ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۔ منظوم مناجات

فضل کر یا رب محمدؐ مصطفٰےؐ کا واسطہ
سیّدِ کونین ختم الانبیا کا واسطہ

مجھ کو شیطاں کے وساوس سے خدا محفوظ رکھ
اپنے فیض و بخشش و لطف و عطا کا واسطہ

ظلمتوں نے ہر طرف سے گھیر رکھا ہے مجھے
دل منوّر ہو مرا خیر النّسا کا واسطہ

اے خدا بارہ اماموں کی شفاعت ہو نصیب
رحمتِ حق شافعِ روزِ جزا کا واسطہ

میں رہوں ثابت قدم جو ہے صراطِ مستقیم
نائبِ محبوبِ حق شیرِ خدا کا واسطہ

دین و دنیا کی ہیں جتنی مشکلیں آساں کر
اے خدا مولا علیؑ مشکلکشا کا واسطہ

دامن آلودہ ہے رجس و معصیت سے اے خدا
پاک کر دے تو مجھے اہلِ کسا کا واسطہ

تنگدستی ہو فراخی صابر و شاکر رہوں
اے خدا سبطِ پیمبر مجتبٰے کا واسطہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ حیاتِ چند روزہ آبرو سے ہو بسر
بادشاہِ دیں شہیدِ کربلا کا واسطہ

روز و شب گذریں نماز و ذکرِ حق میں تا حیات
سیدِ سجادؑ آں زین العبا کا واسطہ

دین کی باتوں سے یارب شوق و دلچسپی رہے
باقرِؑ علم رسولانِ ہُدیٰ کا واسطہ

علم دیں جاری رہے یارب سدا اولاد میں
جعفرِ صادقؑ امامِ دوسرا کا واسطہ

دشمنوں کی دشمنی پر صبر آجائے مجھے
حضرتِ موسٰیؑ کاظم مقتدا کا واسطہ

میں رضائے حق پہ ہر دم راضی و شاکر رہوں
اے خدا سلطانِ دیں مولا رضاؑ کا واسطہ

متقی لوگوں میں میرا حشر ہو اے کبریا
صاحبِ تقویٰ تقیؑ باصفا کا واسطہ

دین و دنیا میں رہوں میں سرفراز و کامیاب
اے خدا حضرت نقیؑ ابرِ سخا کا واسطہ

لشکرِ اسلام میں ہو نام میرا اندراج
آستانِ عسکریؑ باصفا کا واسطہ

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وسعت و برکت ہو میرے رزق میں اے کبریا
حضرتِ حجت امام الاولیا کا واسطہ

قائم آلِ محمدؐ کی زیارت ہو نصیب
قرۃ العینِ علی المرتضےٰؑ کا واسطہ

اے امام منتظر ہم آپ کے ہیں منتظر
لائیے تشریف محبوبِ خدا کا واسطہ

بندۂ منظور کی ہو جائیں تقصیریں معاف
اولیا و اصفیا و انبیا کا واسطہ

قطعہ

قول کچھ اور فعل کچھ مومن کا ہوتا ہی نہیں
پس وہی مومن ہے قول و فعل جس کا ایک ہے
نیک تو بنتے ہیں سارے قولِ پیغمبر سُنو!
صدق دل سے جو مطیع آل ہے وہ نیک ہے

دیگر

سچ تو یہ ہے دل میں منکرِ توحید — جُز خدا رزق کون دیتا ہے
ان کی سیرت پہ بھی چلا ہوتا — نام مولا علیؑ کا لیتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا علیؑ مدد ے

ہو کس بشر سے ادا حمدِ ربِّ باری کی
عطا کی جس نے کلامِ بشر میں باریکی
مصیبتوں کی جو ہر سمت چھائی تاریکی
دعا یہ دل نے لبوں پر وہیں یہ جاری کی

زمانہ بر سرِ جنگ است یا علیؑ مدد ے
کمک بغیر تو تنگ است یا علیؑ مدد ے

رسولِ پاک محمد حبیبِ خاصِ خدا
ہے رحمتوں کا خزانہ شفیعِ روزِ جزا
مصیبتوں نے پریشان ہر بشر کو کیا
زباں پہ جاری ہے پیہم یہ وردِ صبح و مسا

زمانہ بر سرِ جنگ است یا علیؑ مدد ے
کمک بغیر تو تنگ است یا علیؑ مدد ے

علیؑ ولیِ خدا ہیں علی وصیِ نبیؐ
پکارا جس نے بھی اُن کو مصیبت اُس کی ٹلی
ہر ایک شخص پریشاں ہے اک کی جاں پہ بنی
صدا نکلتی ہے دل سے علیؑ اَدرِکنی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زمانہ بر سرِ جنگ است یا علیؑ مددے
کمک بغیرِ تو ننگ است یا علیؑ مددے

یا علیؑ مدد

عالم میں ہے فساد بپا یا علیؑ مدد
مفقود اب ہے مہر و وفا یا علیؑ مدد

پھیلا ہوا ہے مکر و دغا یا علیؑ مدد
ملتی نہیں ہے راہِ صفا یا علیؑ مدد

دنیا میں اب خلوص و محبت نہیں رہی
ہر سمت ہے ریا و جفا یا علیؑ مدد

نام و نمود اور نمائش کے واسطے
ہوتی ہیں مجلسیں جو بپا یا علیؑ مدد

فقدان قوم میں ہے عمل کا خدا گواہ
باتوں کا سلسلہ ہے بڑا یا علیؑ مدد

ویران مسجدیں ہیں تو آباد ہیں کلب
الحاد کی ہے چھائی گھٹا یا علیؑ مدد

ذاکر ہوں یا کہ مولوی ہیں ایک راہ پر
پیشہ لیا ہے سب نے بنا یا علیؑ مدد

بزمِ سرود بن گئی ہے مجلسِ حسینؑ
جاتی رہی ہے روحِ عزا یا علیؑ مدد

سُر تال ہو تو شوق سے سنتے ہیں مومنین
سنتے نہیں کلامِ خدا یا علیؑ مدد

مشکل کشا کے صدقے سے حل مشکلیں ہوئیں
نعرہ بلند جس نے کیا یا علیؑ مدد

جو آئے جس کے جی میں کہے مجھ کو ڈر نہیں
وردِ زباں مرا ہے سدا یا علیؑ مدد

جب تک ہوں زندہ لب پہ مرے یا حسینؑ ہو
اٹھوں لحد سے کہتا ہوا یا علیؑ مدد

پہنچے مدد کے واسطے مولائے کائنات
جس نے بھی صدقِ دل سے کہا یا علیؑ مدد

یارب ظہور جلد امامِ زماں کا ہو
بے چین سب ہے خلقِ خدا یا علیؑ مدد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مددے

منبعِ جود و سخا صاحبِ احساں مددے
مالکِ صبر و رضا عاشقِ یزداں مددے
آپؑ کا ذکر ہے ہر درد کا درماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے
یا حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مددے

آپؑ ہیں سرورِ کونین کے سبطِ اصغر
آپؑ ہیں مولا علیؑ شیرِ خدا کے دلبر
آپؑ ہیں قوتِ بازوئے جنابِ شبرؑ
آپؑ ہیں فاطمہؑ زہرا کے دل و جاں مددے
یا حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مددے

آپؑ ہیں محسنِ اسلام شہیدِ اعظم
آپؑ توحید کی بنیاد ہیں خالق کی قسم
آپؑ کا نام تو ہے عرشِ معلی پہ رقم
آپؑ کے در پہ ہے اک بے سر و ساماں مددے
یا حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مددے

کفر و الحاد کی جب وقت گھٹا تھی چھائی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کشتیٔ دین تھی گرداب بلا میں آئی
جب اک آفت کی گھڑی دورِ یزید لائی
استغاثہ تھا یہ اسلام کا اُس آن مدد ے
یا حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مدد ے

دینِ مردہ کو عطا کی ہے حیاتِ جاوید
آپؑ کے فیض سے ہر ذرّہ بنا ہے خورشید
ہم عزادار ہیں اور آپ سے رکھتے ہیں اُمید
آپؑ ہیں شافعِ محشر کے دل و جاں مدد ے
یا حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مدد ے

وعدہ طفلی میں جو نانا سے کیا تھا تم نے
روزِ عاشور کیا وعدے کو پورا تم نے
خون سے اپنے شجرِ دین کا سینچا تم نے
اے امامِ دو جہاں فخرِ رسولاں مدد ے
یا حسینؑ ابنِ علی شاہِ شہیداں مدد ے

آپؑ کے لطف و کرم کی جو نظر ہو مولا
پھر مجھے حُزن نہ کچھ خوف و خطر ہو مولا
ایک درخواست ہے منظور اگر ہو مولا
جلد ہو جائیں مری مشکلیں آساں مدد ے
یا حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مدد ے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں پنجتنی ہوں

میں ادنیٰ سا اِک عبدِ خداوندِ غنی ہوں
اور خاکِ کفِ پائے رسولِ مدنی ہوں
حیدر کا موالی ہوں میں ہیرے کی کنی ہوں
دشمن کا جگر چیرے وہ تیغے کی انی ہوں
میں تابعِ فرمانِ حسینیؑ حسنیؑ ہوں
میں پنجتنی، پنجتنی، پنجتنی ہوں

اسلام مرا دین ہے اور جعفری مذہب
توحید پہ ایمان ہے اللہ ہے مرا رب
عادل ہے خدا ظلم نہیں اُس کا ہے منصب
رحمت کے طلبگار بھی ہیں حشر میں ہم سب
جنت مری جاگیر ہے قسمت کا دھنی ہوں
میں پنجتنی، پنجتنی، پنجتنی ہوں

ہیں ختمِ رسل سرورِ کونین محمدؐ
مولائے جہاں سیدِ ثقلین محمدؐ
فخرِ علیؑ زہراؑ و حسنین محمدؐ
محبوبِ خدا شافعِ دارین محمدؐ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شانِ رسالت

شفیعِ عرصۂ محشر محمدؐ — حبیبِ خالقِ اکبر محمدؐ
خدا ہے پالنے والا جہاں کا — جہاں کا ہادی و رہبر محمدؐ
رسولوں کا ہے وہ سردار و قائد — ہے طیّب طاہر و اطہر محمدؐ
وہ ہے پیغمبرِ اعظم بلاشک — زمیں پر حجّتِ داور محمدؐ
خدا شاہد کہ ہے خُلقِ مجسّم — ہر اک پیغمبر سے ہے برتر محمدؐ
منوّر جس سے ہے سارا زمانہ — قسم حق کی مہِ انور محمدؐ
بشر ایسا کہ وہ خیر البشر ہے — سراسر نور کا پیکر محمدؐ
کمالِ حق ہوا ظاہر نبی سے — خدا کی شان کا مظہر محمدؐ
علیؑ مجھ سے ہے اور میں ہوں علیؑ سے — کہا کرتے تھے یہ اکثر محمدؐ
رکھا کرتے تھے دن بھر آپ روزہ — عبادت کرتے تھے شب بھر محمدؐ

وہ ہیں منظور کے ملجا و ماویٰ
بچا لیں گے مجھے آکر محمدؐ

شانِ ولایت

رہتی ہے ہر دم علیؑ کی گفتگو — یوں کیا کرتا ہوں دل کی شست و شو
بے ادب ہے وہ مرے نزدیک جو — نام لیتا ہے علیؑ کا بے وضو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انبیاء ہیں جس ولیؑ کے مقتدی — ہم کو بھی ہے اس ولیؑ کی جستجو
دین و دنیا ہیں وسیلہ میں علیؑ — دیکھ لو قرآن میں ہے وَابتَغُوا
تھام لے تُو دامنِ مولا علیؑ — جنّت و کوثر کی گر ہے آرزو
ہے یہی میرے لئے فوزِ عظیم — گر زیارت کا شرف ہو رُوبرُو
گونجتا ہے نعرۂ مولا علیؑ — دَر بَدر، قریہ بہ قریہ، کُو بہ کُو
دُور تک ہے سلسلہ پھیلا ہوا — "یم بہ یم"، دریا بہ دریا، جُو بہ جُو
باغِ عالم میں علیؑ کا ذکر ہے — گُل بہ گُل، غنچہ بہ غنچہ، بُو بہ بُو
آبِ حُبِّ حیدرِ کرار سے — ہوتی ہے ایمان کی نشو و نمو
نُورِ واحد سے ہوئی تخلیق جب — جو محمدؐ ہے علیؑ ہے ہُو بہ ہُو

آپ کا منظور ہے ادنیٰ غلام
آپ کے دم سے ہے اس کی آبرو

jabir.abbas@yahoo.com

سلامِ عقیدت
بحضور سرکارِ شہادت

السلام اے بادشاہ کربلا — السلام اے مالکِ صبر و رضا
السلام اے کشتۂ جور و جفا — السلام اے فدیۂ راہِ خدا
السلام اے سبطِ محبوبِ خدا — السلام اے نورِ عینِ مرتضٰی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلّوا علیہ وآلہ

ہُوا شوقِ دید جو یک بیک — تو پیام لے کے چلا ملک
وہ زمیں پہ پہنچا بیک پلک — کہا عجز سے اے شہِ فلک
مجھے رب نے بھیجا ہے آپ تک — ذرا دیکھے آپ کی اک جھلک
ہو رسائی آپ کی واں تلک — جہاں پہنچا کوئی نہ آج تک

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ — حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وہ براق اور وہ چمک دمک — فزوں برق سے تھا نہیں ہے شک
وہ تو تیز رو کہ بیک پلک — کیے طے براق نے سب فلک
وہ حبیبِ حق وہ شہِ فلک — گئے عرشِ اعلیٰ پہ بے دھڑک
وہ عروج پایا کہ آج تک — گیا واں نبی نہ کوئی ملک

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ — حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقی نامہ کے دو بند

ساقی پلا کہ آج مسرّت کی ہے بہار
بادِ صبا ہے جوش پہ پھولوں پہ ہے نکھار
قمری و عندلیب کے نغموں کی ہے پُکار
تو بھی وہ مے پلا ترے ہاتھوں کے میں نثار
کِھل جائے جس کے پیتے ہی دل کی کلی کلی
ایسا خمار ہو کہ پکاروں علی علیؑ

ہاں ساقیا تُو مژدۂ دریائے نُور دے
مے خانۂ سُرور سے جام سُرور دے
ہو جاؤں پاک ایسی شراب طہور دے
جس سے بڑھے خمار وہ تلچھٹ ضرور دے
جام و سُبو کا ذکر میں صبح و مسا کروں
ایسا سُرور آئے کہ صلِّ علیٰ پڑھوں

رباعی

ساقیا کچھ حساب نکلا ہے
شیشہ پر از شراب نکلا ہے
مئے رنگیں سے رنگ دے مجھ کو
آج رنگِ شباب نکلا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لشکر کو حُر کے آپؑ نے سیراب کر دیا

رُباعی

نور پھر بے حجاب نکلا ہے　　اور با آب و تاب نکلا ہے
لو امامت کے آسماں پہ آج　　بارہواں آفتاب نکلا ہے

دیگر

وہ ہوا آج جانِ جاں پیدا　　عدل و انصاف کا نشاں پیدا
ہو مبارک ہوا ہے دنیا میں　　صاحب العصر والزماں پیدا

مولا علیؑ کے مُحبّوں کے خلد میں داخلے کا منظر

خلد میں جس دم علیؑ والے بلائے جائیں گے
ان کے استقبال کو سب حور و غلماں آئیں گے
ہار پھولوں کے فرشتے بھی بنا کر لائیں گے
پڑھ کے پھر صلِّ علیٰ ہر ایک کو پہنائیں گے
اور کہیں گے آپ پر ہے خاص فضلِ کبریا
اے محبانِ علیؑ اھلاً وسہلاً مرحبا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجموعۂ سلام

سلام

مرے اعمال کی مانا سزا کچھ اور کہتی ہے
غمِ شبیرؑ کی لیکن جزا کچھ اور کہتی ہے

مریضِ معصیت، کو گر دوا کچھ اور کہتی ہے
تو بڑھ کر خاکِ پاکِ کربلا کچھ اور کہتی ہے

نبیؐ کے بعد حیدرؑ ہم تمہیں مولا سمجھتے ہیں
مگر اک قوم اس سے بھی سوا کچھ اور کہتی ہے

شہِ مظلوم پانی کے لئے اصغرؑ کو لائے ہیں
تڑپ کر نوکِ تیرِ حرملا کچھ اور کہتی ہے

تمنا تھی یہ زینبؑ کی کہ بیٹوں کی کروں شادی
مگر کربل کے میداں کی فضا کچھ اور کہتی ہے

خطائیں تو مجھے مولا لئے جاتی ہیں دوزخ میں
مگر تیری شفاعت کی عطا کچھ اور کہتی ہے

یہ خواہش ہے کہ دونوں لال، ہوں نذرِ شہ پر
مگر زینبؑ کے دل کی مامتا کچھ اور کہتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سرِ شبیرؑ کی زینب سے ہیں کچھ زیرِ لب باتیں
باآہ و یاس بنتِ مرتضےٰؑ کچھ اور کہتی ہے

سلامؑ

پارساؤں میں نہ شامل اور نہ ابراروں میں ہے
بندۂ ناچیز مولا کے خریداروں میں ہے

کِس لئے جنت نہ آئے پیشوائی کو مری!
وہ مرا مولا ہے جو جنت کے سرداروں میں ہے

اے مسیحائے زماں آکر خبر لیجے مری
عالم ذرے یہ بندہ تیرے بیماروں میں ہے

یا علیؑ تیری محبت شرط ہے ایمان کی
تجھ سے جو ہے منحرف بیشک بدکاروں میں ہے

عترتِ اطہار کا جو صدق دل سے ہے غلام
سیر گہ اُس کے لئے جنت کے گلزاروں میں ہے

یوں محمدؐ کا شرف ہے سب رسولوں میں عیاں
چاند روشن آسماں پر جس طرح تاروں میں ہے

کل علم اُس کو میں دوں گا یوں محمدؐ نے کہا
مرد ہے میداں کا جو اور غیر فراروں میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے فدا سو جان سے مجھ پر خدائے پاک پر
دوست ہے اللہ کا اور میرے دلداروں میں ہے

ساقیا جامِ مئے حُبِّ علیؑ بھر کر پلا
میں وہ میکش ہوں کہ جس کا ذکر میخواروں میں ہے

بادۂ حُبِّ علیؑ سے مست رہتا ہوں سدا
یہ وہ بادہ ہے کہ جس کا مست ہشیاروں میں ہے

مہرِ عالمتاب میں وہ نُورِ پیدا ہی نہیں
جو ضیا افگن علی اکبرؑ کے رخساروں میں ہے

وہ گہر پارے پڑے ہیں کربلا کی خاک پہ
ذکر جن کا جا بجا قرآں کے سیپاروں میں ہے

عورتیں بیٹھی میں کوٹھوں پہ تماشہ کے لئے
اہلِ بیتِ مصطفٰےؐ کوفہ کے بازاروں میں ہے

کربلا کے دشت میں لے جائے گر قسمت ہمیں
لطف کیا منظور پھر جنت کے گلزاروں میں ہے

---

۳ سلام

اِک ذرا انگشت سے ایمائے سرور دیکھنا
چاند ہو جائے گا دو ٹکڑے برابر دیکھنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ اللہ اوجِ دامادِ پیمبرؐ دیکھنا
دوشِ محبوبِ خدا اور پائے حیدر دیکھنا

اے سلامی زورِ بازوئے پیمبرؐ دیکھنا
جو نہ اوروں سے کھُلا وہ بابِ خیبر دیکھنا

زندگی کیا ہے فقط اک پیش خیمہ موت کا
دم نکلتے ہی یہ کھُل جائے گا جوہر دیکھنا

پھر سجدہ جب جھکے شبیر تو آئی ندا
یوں ادا ہوتا ہے سجدہ زیرِ خنجر دیکھنا

کیا عداوت تھی لعینوں کو شہِ مظلوم سے
تیرِ حرمل دیکھنا اور حلقِ اصغر دیکھنا

ہائے کس ظلم و ستم سے اشقیا نے مومنو
ذبح کر ڈالا ہے ہمشکلِ پیمبر دیکھنا

نارِ دوزخ میں ہے عاصی اے قسیمِ نار و خلد
اس طرف اے راکبِ دوشِ پیمبر دیکھنا

گرچہ عاصی ہوں مگر پھر بھی بچائے گا مجھے
جس نے دو ٹکڑے کیا مرحب کا پیکر دیکھنا

جب وداع ہونے لگے اکبرؑ تو صغراؑ نے کہا
بھولنا مجھ کو نہ ہرگز بھائی اکبرؑ دیکھنا

فوج سے کہتا تھا عمرِ سعد یوں تم لوٹیو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رہ نہ جائے اب کسی بی بی کی چادر دیکھنا

اُشترانِ بے کجاوہ پر علیؑ کی بیٹیاں
انقلابِ آسمانِ سفلہ پرور دیکھنا

ہے یقین منظور بخشیں گے زیارت کا شرف
ایک دن لے جائے گا کربل مقدر دیکھنا

سلام ۴

مرے دل میں ولائے حیدرِ کرار رہتی ہے
غمِ شبیرؑ میں یہ چشم نم خونبار رہتی ہے

نہیں آلودہ دامن جبکہ دُنیا کے تلوث سے
تعجب ہے یہ کیوں پھر برسرِ پیکار رہتی ہے

نہیں ملتا سکون وامن دم بھر اہلِ دولت کو
مسلط اُن کے سر پہ ہر گھڑی تلوار رہتی ہے

لکھا صُغرا نے خط میں لیجیئے جلدی خبر آ کر
یہ بیٹی آپ کی بابا سدا بیمار رہتی ہے

سکینہ کہتی تھی بابا مجھے بھی پاس بُلوا لو
یہ اُمت تو ہمارے درپئے آزار رہتی ہے

کہا زینبؑ نے اے بھیا دُعا مانگو کہ مر جاؤں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں ہوں ناچیز غلام اُن کا وہ آقا ہیں مرے
اُن کی نعلین کو آنکھوں سے لگا رکھا ہے

مجھے سقہ جو بنایا تو یہ عزت بخشی
نارِ دوزخ سے مجھے شہ نے بچا رکھا ہے

میں کہاں اور کہاں سبطِ رسولؐ اکرم
اِن کا رتبہ تو خدا ہی نے بڑھا رکھا ہے

عمر اپنی یونہی منظور نہ ہو جائے تمام
کربلا آ کہ مجالس ہند میں کیا رکھا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

سلام

جو دل میں علیؑ کی ولا ہو گئی — تو مقبول اپنی دُعا ہو گئی
سلامی جو قسمت رسا ہو گئی — تو خاک اپنی خاکِ شفا ہو گئی
جو تشہیر آلِ عبا ہو گئی — مظالم کی بس انتہا ہو گئی
یہ کہتی تھی زینبؑ مدد یا علیؑ — سرِ کربلا پر جفا ہو گئی
علیؑ کا لیا صدق دل سے جو نام — تو فی الفور حاجت روا ہو گئی
جو میداں میں گرجا ہزبرِ علیؑ — تو جاں ہر بشر کی فنا ہو گئی
کہا رو کے زینبؑ نے ہائے غضب — علیؑ کی بہو بے ردا ہو گئی
ابھی نار میں تھا ابھی نور میں — عجب حُر پہ شہ کی عطا ہو گئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو دیکھا نظر بھر کے شبیرؑ نے — تو مٹی بھی رشکِ طلا ہو گئی
رفیقانِ شہ کو خدا کی قسم — فنا ہو کے حاصل بقا ہو گئی
ثنا غیرِ حیدرؑ کی جب میں نے کی — طبیعت بہت بے مزا ہو گئی
جنہوں نے کیا آلِ احمدؐ پہ ظلم — انہیں پر تو لعنت روا ہو گئی
عجب شانِ مولا علیؑ ہے جسے — عطا پہ عطا ہل اتیٰ ہو گئی
یہ کہتی ہے روحِ محبِ علیؑ — شہِ پاک پر میں فدا ہو گئی
رہا پھر نہ غم جب مری چشمِ نم — غمِ شاہ سے آشنا ہو گئی

بلا لیں نجف میں جو منظورؔ کو
کہیں سب کہ قسمت رسا ہو گئی

سلام

خدا کو ہم نے رب سمجھا نبیؐ کو مصطفیٰ سمجھا
علیؑ مرتضیٰ کو ہم نے اپنا پیشوا سمجھا
علیؑ کو گر کوئی سمجھا نبیؐ سمجھا خدا سمجھا
قسم حق کی نہیں کوئی علیؑ کا مرتبہ سمجھا
مجھے غیروں سے کیا ہے کام جب ہے پیشوا حیدرؑ
جنہیں ہیں اپنا مرشد ہادی و عقدہ کشا سمجھا
علیؑ کا مرتبہ گر جانتا پھر جانے کیا کہتا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سمجھنے پر نہ حیدر کے نصیری نے خدا سمجھا
علاجِ دردِ عصیاں کے لئے اکسیر ہے بیشک
کہ خاکِ کربلا کو جس نے بھی خاکِ شفا سمجھا

کلام شمر با حضرت عباسؑ علمدار

کہا یہ شمر نے عباسؑ سے اے غازیِ ضیغم
ترا رتبہ بڑا اے نورِ عینِ مرتضیٰ سمجھا
مگر افسوس ہے کم درجہ تجھ کو شہ سمجھتے ہیں
تجھے سقّہ بنایا ہے تو اس میں فخر کیا سمجھا
بٹھا رکھا ہے اکبرؑ کو تجھے ہے جنگ میں بھیجا
غلاموں سے بھی کمتر شہ نے تیرا مرتبہ سمجھا
چلے تو ساتھ گر میرے تو عمر سعد خوش ہوگا
بٹھائے گا وہ آنکھوں پہ کہ تیرا مرتبہ سمجھا

جواب حضرت عباسؑ علمدار

کہا عباسؑ نے او شمر کیا بیہودہ بکتا ہے
پرے ہٹ دور ہو مردود تو نے مجھ کو کیا سمجھا
میں ابنِ سعد کو اک پیکرِ لعنت سمجھتا ہوں
مگر شبیرؑ کو میں رحمتِ ربِّ علا سمجھا
ترے سردار کو پاپوش سے کمتر سمجھتا ہوں
ز راہِ فخر تاجِ سر میں ان کی کفشِ پا سمجھا
تجھے ادنیٰ سمجھتا ہوں انھیں اعلیٰ سمجھتا ہوں
تجھے کمتر غلام اور ان کو اپنا بادشا سمجھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تُو اور ترا عمر ظلم و جہالت کا مرقّع ہیں
انہیں ہیں عالمِ عادل شہِ ارض و سما سمجھا

تُو اِک ادنیٰ سا پتھر ہے یہ لعلِ بیش قیمت ہیں
تجھے میں سنگِ رہ اور اِن کو دُرِّ بے بہا سمجھا

تو ہے اِک خاک کا تُودہ تو یہ نُورِ مجسم ہیں
تجھے ظلمت تو اِن کو میں چراغِ کبریا سمجھا

جہنم میں ترا گھر ہے یہ ہیں فردوس کے مالک
تجھے پابندِ مشکل اور انہیں مشکل کشا سمجھا

تو گم کردہ رہِ دیں ہے تو یہ ہیں رہبرِ کامل
تجھے مغضوبِ حق اور ان کو محبوبِ خدا سمجھا

تجھے اور تیرے عمرِ سعد کو باغی سمجھتا ہوں
انھیں ہیں مفترض الطّاعت امامِ دوسرا سمجھا

میں سقّہ ہوں شہِ مظلوم کی پیاری سکینہ کا
اسے میں فخر سمجھا ہوں اسے میں مرتبا سمجھا

بڑھایا ہے مرا رُتبہ کہ میداں میں مجھے بھیجا
زہے قسمت کہ آقا نے غلامِ باوفا سمجھا

میں کب ان کے برابر ہوں کفش بردار ہوں ان کا
جو تُو سمجھا وہ بیجا ہے جو میں سمجھا بجا سمجھا

کھِلے ہیں پھول باغِ نظم میں منظور ہر ناظر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترے اشعار کو گلدستۂ صدق و صفا سمجھا

سلام

جس گھڑی انگشت سے ایمائے سرور ہو گیا
آسماں پر چاند دو ٹکڑے برابر ہو گیا

اوج پر فضلِ خدا سے جب مقدر ہو گیا
اپنے قبضے میں سلامی چرخِ اخضر ہو گیا

ہر رگ و ریشہ میں جس کے عشقِ حیدر ہو گیا
باغِ فردوسِ بریں اُس کو میسّر ہو گیا

دولتِ فقر و توکل ہے وہ دولت دوستو
مل گئی جس کو یہ دولت وہ تونگر ہو گیا

مرحبا جو باریابِ بابِ حیدر ہو گیا
آیا تھا بے زر مگر آتے ہی بوذر ہو گیا

مصطفےٰ اور مرتضےٰ میں فرق کیا ہے ایک نور
جب حدیثِ نور دیکھی دل منور ہو گیا

تھا یہی منظور دونو منزلت میں ایک ہوں
ساتواں گوہر دو حصوں میں برابر ہو گیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لشکرِ اسلام نے کھائی شکستوں پہ شکست
آیا جب شیرِ خدا تب فتح خیبر ہو گیا

جس گلوئے پاک کو احمدؐ نے چوما بار ہا
شمر کا اُس پر رواں کس طرح خنجر ہو گیا

ہم شبیہِ مصطفےٰ وارد ہوئے میدان میں
نور سے سب کربلا کا بن منوّر ہو گیا

آفتابِ چرخ کو رجعت آئی اللہ رے اوج
سجدۂ حیدر پسندِ ربِ اکبر ہو گیا

خود خدائے پاک نے اذہابِ رجس ان سے کیا
منزلِ تطہیر اہلِ بیت کا گھر ہو گیا

توڑ کر بُت خانہ حق میں علیؑ نے دی اذاں
پاک غیر اللہ سے اللہ کا گھر ہو گیا

روزِ محشر کا نہیں منظور کچھ بھی فکر و غم
جب کہ اپنا پیشوا مولائے قنبر ہو گیا

رُباعی

غالی و ناصبی سے دُور رہو اور شیخی و خالصی سے دور رہو
ہے اگر دل میں حُبِّ آلِ نبیؐ ایرے غیرے کی بھیڑ نہ بات سُنو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

متفرق منظومات

منقبت

کیا شانِ محمدؐ ہے کیا رتبۂ حیدرؑ ہے
محبوبِ خدا وہ ہے یہ خاصۂ داور ہے

لکھا ہے کتابوں میں ارشادِ پیمبرؐ ہے
میں علم کا گھر لوگو اور اُس کا علی در ہے

تعریف میں کیا لکھوں ہاں اتنا سمجھتا ہوں
اعلیٰ سے وہ اعلیٰ ہے برتر سے یہ برتر ہے

جو احمدؐ و حیدرؑ ہیں ہو سکتا ہے کب کوئی
وہ نورِ الٰہی ہے یہ نورِ پیمبرؐ ہے

ہارونؑ سے ہے نسبت جو حضرت موسیٰ کو
احمدؐ کو وہی نسبت حیدرؑ سے برابر ہے

قرآں میں گواہی ہے کہتی ہیں حدیثیں بھی
من بعد نبیؐ حیدرؑ سردار ہے سرور ہے

صد شکر کہ حاصل ہیں منظورؔ کو دو رتبے
مداحِ نبیؐ بھی ہے اور واصفِ حیدرؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تضمین

اے شہِ لافتا و شاہِ اُمم　　چشمۂ فیض اور بحرِ کرم
ہر رگِ جاں سے سیّدِ عالم　　یہ صدا آرہی ہے بس ہر دم

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

jabir.abbas@yahoo.com

آپ کا نام عرش پر ہے رقم　　ہو سلاطیں کے فخر شاہِ اُمم
آپ کے نام کا کیا جب دَم　　غم ز راحت بدل گیا یکدم

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

پہنچے جب خلد میں شہِ اکرم　　دیکھا طائر ہیں سینکڑوں بے غم
خوبصورت ہیں اور والا حشم　　چہچہے کرتا ہے ہر اک پیہم

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

نامِ حیدرؑ ہے مرہمِ عصیاں　　اسمِ اعظم برائے بے درماں
ان کی برکت سے پیر و طفل و جواں　　پاتے ہیں فرح روح کا ساماں

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ کا نام شاہِ مرداں ہے ۔ ضیغمِ حق ہے شیرِ یزداں ہے
دل کی ڈھارس ہے راحتِ جاں ہے ۔ اور شفا بخشِ کُل مریضاں ہے

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

دین و ایماں انہی سے کامل ہے ۔ ان کی اُلفت میں لطف حاصل ہے
ہر کوئی ان کے در کا سائل ہے ۔ جو پھرا ان سے پھر وہ زائل ہے

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

ہیں گواہ آپ میرے ایماں پہ ۔ دل تصدّق ہے میرا قرآں پہ
موت آجائے جب مری جاں پہ ۔ لکھنا میرے کفن کے داماں پہ

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

لب پہ میرے علیؑ ہو مرتے دم ۔ وردِ تا زندگی رہے دم دم
ہے یہ منظور کی دعا ہر دم ۔ یا علیؑ لب پہ ہو جو نکلے دم

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

رُباعی

نبیؐ ہیں بادشاہِ مشرقین کیا کہنا ۔ علیؑ ہیں فاتحِ بدر و حنین کیا کہنا
خلوصِ دل سے علیؑ کو پکار کر دیکھو ۔ کہ ان کے ذکر سے ملتا ہے چین کیا کہنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منقبت ۲

خالق کے ولی اور پیمبرؐ کے وصی ہو
کیوں رتبہ نہ ہو آپ کا اعلیٰ کہ علیؑ ہو

مختار ہو کونین کے ہمرازِ نبیؐ ہو
ہر علم سے واقف ہو خفی ہو کہ جلی ہو

ہو نورِ خدا، مظہرِ حق، خاصۂ داورؔ
تم شوہرِ زہراؑ ہو، محمدؐ کے اخی ہو

حسنینؑ کے والد ہو لقب فاتحِ خیبر
اور قاتلِ عنتر بھی ہو میداں کے دھنی ہو

سائل کو گراں مایہ انگوٹھی جو عطا کی
چرچا ہے ولایت میں کہ تم ایسے سخی ہو

خود بھوکے رہے اور یتیموں کو کھلایا
ہے دہر میں مشہور کہ تم مستغنی ہو

ہوتی ہے مری روح بہت شاد کہ جب بھی
کہتے ہیں مجھے دیکھ کے تم نجفی ہو

جس بزم میں ہو ذکرِ نبیؐ آلِ نبیؐ کا
لازم ہے کہ صلوٰۃ کی واں نعرہ زنی ہو

مولا مری امداد کو لِلّٰہ پہنچئے
جب جان پہ اس آپ کے خادم کی بنی ہو

اس طرح ہو دل میرا مصفّیٰ و مجلّے
منظور کہیں لوگ کہ ہیرے کی کنی ہو

حمدِ خدا

لائقِ حمدِ بیکراں خالقِ دو جہان ہے
آ نہ سکے جو فہم میں بس وہ خدا کی شان ہے
ہر گُلِ نو بہار میں، زمزمۂ ہزار میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قدرتِ بے نیاز کا ہر جگہ ثبت نشان ہے
قدرتیں اُس کی لازوال جن کا شمار ہے محال
قبضہ میں اُس کے یہ زمیں اور یہ آسمان ہے
قلب کا وہ سرور ہے چھپا اُسی کا نور ہے
دل میں وہ سب کے ہے مکیں کہنے کو لامکان ہے
نعمتیں اُس کی بیشمار کیسے ہو شکر کردگار
ذاتِ خدائے لم یزل لطف و عطا کی کان ہے
شکرِ خدا ہو دم بہ دم، گیت اسی کے گائیں ہم
حمد کریں گے جب تلک جسم میں اپنے جان ہے

حافظ شیرازی کی ایک غزل سے متاثر ہو کر

مطلع کا پہلا مصرع : ایں چہ شوریست کہ در دورِ قمر مے بینم

بے چین ہیں سب شام و سحر دیکھ رہا ہوں
عالم میں بہت فتنہ و شر دیکھ رہا ہوں
پالان ہیں گھوڑوں پہ زخم خوردہ و خستہ
اور عیش میں ہیں جتنے ہیں خر دیکھ رہا ہوں
بھائیوں میں نہ بہنوں میں خلوص اور محبت !
ماں باپ سے باغی ہیں پسر دیکھ رہا ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر شے میں ملاوٹ ہے کہ ہے کھوٹ دلوں میں
گرتے ہوئے شاخوں سے ثمر دیکھ رہا ہوں

غربا و مساکین کے پژمردہ ہیں چہرے
آرام میں ہیں صاحبِ زر دیکھ رہا ہوں

چہروں پہ رذیلوں کے مسرت ہے نمایاں
اور حال شریفوں کا دگر دیکھ رہا ہوں

ہے گرمیِ بازار فواحش کی ہر اک جا
گمراہ پسر اور پدر دیکھ رہا ہوں

اس دور میں قیمت ہے خزف ریزوں کی بالا
مٹی میں ملے لعل و گہر دیکھ رہا ہوں

جو دیکھتی ہے آنکھ وہ لب پر نہیں آتا
حالاتِ جہاں ذرّہ بہ ذرّہ دیکھ رہا ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

رُباعی

ہر چند گنہگار ہوں رنجور ہوں میں
احمدؐ ہے شفیع اس لئے مسرور ہوں میں
کیونکر نہ کروں فخر کہ ہے فخر کی جا
منظورِ نظر اُن کا ہوں منظور ہوں میں

دیگر

یا علیؑ آپ کو سب عقدہ کشا کہتے ہیں
ہادی و راہبر و قبلہ نما کہتے ہیں
خانۂ حق میں جو دی تو نے انگوٹھی مولا
ہے یہی وجہ تجھے دستِ خدا کہتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولائے مولا علیؑ

عبدِ ذلیل ہوں میں خدائے انام کا
اور اُمتی ہوں سرورِ عرش احتشام کا
ادنیٰ غلام حیدرِ عالی مقام کا
کرتا ہوں عرض سُنئے خلاصہ کلام کا

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

جس کو ولائے مولا علیؑ کا شرف ملا
تکتے ہیں اس کو رشک سے صلحا و اولیا
جنت میں حوریں کہتی ہیں اھلاً و مرحبا
جو دشمنِ علی ہے جہنم میں جائے گا

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

پہچان کیا منافق و مومن میں ہے سُنو
فرمایا ہے رسولِ خدا نے یہ دوستو
مومن وہی ہے حبِ علیؑ جس کے دل میں ہو
بغضِ علیؑ سے صاف منافق کو جان لو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

یہ واقعہ عجیب کتابوں میں ہے لکھا
تھا مکۂ مکرّمہ میں ایک اژدھا
پہچان کا تھا ایک ذریعہ بنا ہوا
بچّہ حلال زادہ ہے یا کہ حرام کا

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

اژدر نے جس کو سونگھ لیا نطفۂ حرام
اس کے حرامی ہونے میں کوئی نہ تھا کلام
اژدر نے جس کی سمت نہ دیکھا وہ نیک نام
بچّہ حلال زادہ ہے کہتے تھے خاص و عام

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

پیدا خدا کے گھر میں جو شیرِ خدا ہوئے
بچپن میں دیدنی تھے جوانی کے ولولے
گہوارہ میں ابھی تھے کہ جو دیکھا آپ نے
اِک اژدہا ہے آرہا منہ کھولے سامنے

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

گہوارہ کے قریب جو نہی اژدہا ہوا
حیدرؑ اُٹھے کہ اُن کو ذرا بھی نہ خوف تھا
اژدر کے منہ میں اُنگلیاں ڈالیں بس اک ذرا
دو ٹکڑے کر کے خاک پہ پھینکا وہ اژدہا

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

غل پڑ گیا یہ شہر میں لوگو غضب ہوا
دو ٹکڑے اژدہا ہوا لو اب بنے گا کیا
تفریق اب حلالی حرامی میں ہوگی کیا
چرچا ہر ایک شخص کے لب پر تھا یہ ملا

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

فرمایا یوں رسولِ خدا نے بحکم رب
اے لوگو خواہ مخواہ کا تمہیں ہے غم و تعب
میرا وصی علیؑ ہے جسے جانتے ہیں سب
پہچان و امتیاز کا ہوگا یہ اب سبب

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کو علیؑ سے ہو گی محبت حلالی ہے
جنت میں جائے گا وہی مومن موالی ہے
بغض علیؑ کی جس نے بنا دل میں ڈالی ہے
ولدالحرام ہے، یہ سزا اُس نے پالی ہے
اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

رُباعیات

زباں پہ مولا علیؑ کا جو نام آجائے
تو قدسیوں کا فلک سے سلام آجائے
جو مشکلوں میں ہو خود کس کے کام آئے گا
پکار اس کو جو مشکل میں کام آجائے

باعمل عالم بلاشک واجب التعظیم ہے
صاحبِ تقویٰ جو ہے وہ لائق تکریم ہے
کبریائی ہے فقط زیبا خدا کے واسطے
انکساری سے رہو یہ دین کی تعلیم ہے

علیؑ کا ذکر مجالس کی زیب و زینت ہے
حدیث میں ہے کہ ذکر علی عبادت ہے
ہے جس کو بغض علیؑ سے جلے گا دوزخ میں
وہ جنتی ہے علیؑ سے جسے محبت ہے

جو دل میں حب علی ہے تو دل ملول نہیں
بغیر اُن کی ولا کے تو کچھ حصول نہیں
عقیدہ اور عمل دونو لازم و ملزوم
بلا دلیل جو دعویٰ ہو وہ قبول نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام عصرؑ اور دورِ حاضر

قائم آلِ محمدؐ، عصرِ حاضر کے امام — آپ پر لاکھوں درود اور آپ پر لاکھوں سلام
آپ ہیں والی و وارث آپ ہیں فریاد رس — آپ ہیں آقا ہمارے آپ کے ہیں ہم غلام
آپ کے دیدار کو آنکھیں ترستی ہیں حضورؐ — لائیے تشریف جلدی منتظر ہیں خاص و عام
دستخط دستِ کرم سے آپ فرما دیجئے — دیر سے ہم عرضیاں لے کر کھڑے ہیں یا امام

۲

بھر چکی دنیا فساد و فسق و ظلم و جور سے — زندگی اب ہو گئی مولا شریفوں کی حرام
دندناتے پھرتے ہیں اور پوچھے کوئی نہیں — بدمعاش و بدقماش و بدنگاہ و بدکلام
بھائی اور بہنوں میں اب ملتا نہیں کوئی خلوص — اور نہیں اولاد میں ماں باپ کا کچھ احترام
نیل پالش، لپ اسٹک اور مغربی آرائشیں — ان میں کھو کر عورتوں نے کھو لیا اپنا مقام
دورِ حاضر میں ہے ملنا ایسے لوگوں کا محال — نیک طینت، نیک خصلت، نیکدل اور نیک نام
جس طرح سے بھر گئی ہے فسق و جور و ظلم سے — عدل اور انصاف سے بھر دیجئے دنیا تمام
اے امام منتظر سب آپ کے ہیں منتظر — آپ کے آنے پہ نافذ ہوگا اسلامی نظام
قاف سے تا قاف ہوگا دینِ حقہ کا عمل — عدل پر مبنی نظام ملک کا ہوگا قیام
جب امام عصرؑ کا ہوگا زمانے میں ظہور — دشمنانِ مذہبِ حقہ سے لیں گے انتقام
غالی ہوں یا خارجی دوزخ میں ڈالے جائیں گے — اور ہیں جتنے مقصر ہاویہ اُن کا مقام

خلد میں منظور کو لے جائیں گے مولا ضرور
ان کا ہوں ادنیٰ سپاہی اُن کا ہوں ادنیٰ غلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سید منظور حسین سحر

دُعا دافعِ طاعون

سب سے مقدم ہے خدا اور بعد ذاتِ ذوالعلا
اول حبیبِ کبریا دویم علیؑ شیرِ خدا
سویم جنابِ فاطمہؑ بنتِ رسولؐ دوسرا
چوتھے حسنؑ شاہِ ہدیٰ پنجم شہیدِ کربلا

لی خمسۃ اطفی بھا حرّ الوباء الحاطمۃ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمۃ

کیا ہی یہ نام پاک ہیں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
ان ناموں میں حق نے اثر ہے اسمِ اعظم کا رکھا
جس وقت ساقِ عرش پر ان کو قلم لکھنے لگا
پیہم صریرِ کلک سے پیدا ہوئی تب یہ صدا

لی خمسۃ اطفی بھا حرّ الوباء الحاطمۃ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمۃ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رنج و مشکل میں اگر کوئی بشر ہو مبتلا
ان ناموں کی تاثیر کو پڑھ کر وہ لیوے آزما
زنہار آسکتی نہیں نزدیک اُس کے کچھ بُلا
رکھتا ہے جو وردِ زباں شام و سحر صبح و مسا
لی خمسۃ اُطفی بھا حرالوباء الحاطمۃ
المصطفٰی والمرتضٰی وابناھما والفاطمۃ

اسمائے حُسنیٰ ہیں یہ وہ قرآں میں ہے جن کی ثنا
آدمؑ کی توبہ کو ولاحسن قبول ان سے ملا
طوفاں سے بیڑا نوحؑ کا ان ہی کی برکت سے بچا
یونسؑ شکم میں موت کے پڑھتے رہے یہ ہم ملا
لی خمسۃ اُطفی بھا حرّ الوباء الحاطمۃ
المصطفٰی والمرتضٰی وابناھما والفاطمۃ

یہ نام یوسفؑ کے لئے تھے چاہ میں آبِ بقا
اور وار پہ دردِ دلِ عیسٰیؑ کی تھی یہ ہی دوا
ان کے تصدق سے ہوئی ایوبؑ کو حاصل شفا
پڑھتے ہیں الیاسؑ و خضرؑ یہ ہی وظیفہ دائما
لی خمسۃ اُطفی بھا حرّ الوباء الحاطمۃ
المصطفٰی والمرتضٰی وابناھما والفاطمۃ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِن ناموں کی عظمت یہ تھے داوُدسو جاں سے فدا
کرتے تھے ان کا تذکرہ دائم جناب ذکریا
نمرود نے جب آگ میں ڈالے خلیل کبریا
لب پر تھے ان کے اس گھڑی یہ نام پاک اور یہ دعا

لی خمسۃ اُطفی بہا حرّ الوباء الحاطمہ
المصطفٰے والمرتضٰے وابناھما والفاطمہ

جس شہر میں جس قریہ میں طاعون ہو یا ہو وبا
اس جا کے رہنے والوں کو لازم ہے اے اہلِ وِلا
برپا عقیدے سے کریں شبیرؑ کی بزم عزا
اور بعد مجلس یکزباں ہو کر پڑھیں یہ سب دعا

لی خمسۃ اُطفی بہا حرّ الوباء الحاطمہ
المصطفٰے والمرتضٰے وابناھما والفاطمہ

جل بھن کے کوہِ طور پہ ہو جاتے موسٰی اُس گھڑی سا
ان ناموں کی تائید سے لیکن ٹلی سر کی بلا
یعقوبؑ سے بچھڑا پسر ملتا نہ تا روزِ جزا
درگاہِ خالق میں اگر کرتا نہ یوں وہ التجا

لی خمسۃ اُطفی بہا حرّ الوباء الحاطمہ
المصطفٰے والمرتضٰے وابناھما والفاطمہ

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسمائے اعظم ہیں یہی اسمائے پاک پنجتنؑ
سب انبیاؑ و اوصیاء دائم دمِ رنج و محن
بہتر وسیلہ جان کر پیش خدائے ذوالمنن
کرتے تھے عرض مدّعا پڑھ کر یہ باصوتِ حسنؑ

لی خمسة اُطفی بھا حرّ الوبآء الحاطمة
المصطفٰے والمرتضٰے وابناھما والفاطمة

اب ہے ہماری التجا یارب پئے آلِ عبا
طاغوں کا ہو خاتمہ چل جائے رحمت کی ہوا
تیری حفاظت میں رہیں سرور کے سب اہلِ عزا
سُن لے یہ تسرمد کی دُعا اس بزمِ غم کا واسطہ

لی خمسة اُطفی بھا حرّ الوبآء الحاطمة
المصطفٰے والمرتضٰے وابناھما والفاطمة

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خادم درگاہِ عالیہ جوگی پورہ (بھارت)

کشکول

کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے
ہم تیرے بدکار سہی، تو مولا، ہم خاک نشیں، تو والی ہے
غمگین جگر کے ٹکڑے ہیں برسوں سے شکستہ حالی ہے
ہم اسفل سے بھی اسفل ہیں تو عالی سے بھی عالی ہے
کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

کیا نذرِ عقیدت پیش کریں کچھ آنسو ہیں کچھ نالے ہیں
کچھ ایسی تباہی آئی ہے اب جینے کے بھی لالے ہیں
جوگی ہیں ترے دربار کے ناچیز ہیں مٹنے والے ہیں
مولائے جہاں بادل غم کے چھائے جو کالے کالے ہیں
کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکبر کی جوانی کا صدقہ دو بول ہمارے بھی سن لے

بھر دے دُرِ مقصد سے کاسہ دو بول ہمارے بھی سن لے

اب جائے کہاں یہ دل خستہ دو بول ہمارے بھی سن لے

حالت ہے بہت ہی ناگفتہ دو بول ہمارے بھی سن لے

کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

درگاہ تری جگمگ چمکے چمکا دے میرا من چمکا دے

اے میرے نجف والے مولا کچھ مایا دے کچھ بھکشا دے

دریائے سخاوت کے مالک تو ابر سخاوت برسا دے

وہ چیز میں جس کی سوالی ہوں لِلّٰہ وہ حسب منشا دے

کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

آپ اپنی زباں سے یہ کہہ دیں جا میں نے تیرا دل رکھا

آنکھوں سے اشارہ یہ کر دیں جا پورا ہوا سب من چاہا

گرداب کا کوئی خوف نہیں اب پار ہوئی تیری نیّا

بابائے شہید کرب و بلا خالی نہ رہے کاسہ میرا

کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیتاب ہیں غم کے خنجر سے سائل پہ کرم کی بارش ہو
بھر جائے مرا خالی کاسہ یوں ابرِ کرم کی بارش ہو
دنیا میں رہوں شاداں خرم یوں ابرِ کرم کی بارش ہو
اب دیر نہ ہو تاخیر نہ ہو سائل پہ کرم کی بارش ہو
کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

حسنینؑ کے ہم دیوانے ہیں دربار میں تیرے آئے ہیں
کچھ دل کے ٹکڑے لائے ہیں اک عرض بھی اپنی لائے ہیں
منظور گزارش ہو جائے غم ہم نے بہت سے پائے ہیں
اے صدرِ ائمہ تو نے تو اُجڑے ہوئے گھر بھی بسائے ہیں
کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

بجھ جائیں یہ غم کے انگارے بگڑی قسمت بن جائے
اے میرے نجف والے مولاؑ آرام کی صورت بن جائے
اُمید کا پرچم چمکا دے قسمت کا ستارہ چمکا دے
ہم تیرے بھکاری تو مولا ہم خاک نشیں تو والی ہے
کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

إلٰهي كفى بي عزًّا

اے معبود میرے لیے یہ عزت و شرف کافی ہے

أن أكون لك عبدًا

کہ میں تیرا ایک (حقیر) بندہ ہوں

وكفى بي فخرًا أن تكون لي ربًّا

اور میرے لیے یہ فخر کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے

أنت كما أحب

پس تو ویسا ہی ہے جیسا کہ میں چاہتا ہوں

فاجعلني كما تحب

پس تو مجھے ویسا ہی قرار دے جیسا کہ تو چاہتا ہے۔

اس مناجات کی بالالتزام تلاوت سے معرفت خداوند عالم پیدا ہوگی۔ اور دل منور ہوگا انشاءاللہ!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas